



عقیدہ خوارج سے متعلق چند اہم باتیں



عقیدہ خوارج سے متعلق چند اہم باتیں

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد !

عقیدہ خوارج سے متعلق چند اہم نکات جن کا علم ہونا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے ، وگرنہ وہ جانے انجانے میں خوارج کی صف میں شامل ہو سکتا ہے ، ان اصول کو آسان الفاظ میں بیان کرنے کی پوری کوشش کریں گے ملاحظہ کیجیے ؛

• مسلمانوں کے آئمہ و امراء کے خلاف بغاوت کرنا کتاب و سنت سے حرام ہے

- مسلمانوں کے ذمہ داروں مثلاً حکام اور علماء و امراء کی اطاعت معروف و بھلائی میں رعایا پر واجب ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔
- اگر وہ شخص جو ایسے امام کے خلاف بغاوت کرے جس پر مسلمانوں کی جماعت متفق ہے اور کبیر گناہ کی بنیاد پر اس کی تکفیر کرے اسے خارجی کہلا جائے گا، اس کے حق میں حکومت وقت کے لئے حکم شرعی نافذ کرنا ضروری ہے و جاتا ہے و گرنہ یہ مزید لوگوں کے عقائد میں خرابی پیدا کرے گا۔
- تکفیر کے کچھ اصول ہیں جنہیں جاننا اور ازبر کرنا ضروری ہے، یہاں تک کے طالب علم اپنے معاملہ سے آگاہ ہو جائے۔
- علم شرعی کے طلب گار کیلئے تکفیر کے ضوابط کی معرفت بہت اہم ہے۔
- تکفیر کے کچھ موانع ہیں جنہیں جاننا ضروری ہے۔
- اہل سنت و جماعت تمام فرقوں میں متوسط و معتدل ہیں خواہ تکفیر کے مسئلہ میں یا دیگر مسائل میں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس امت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
- ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول [ﷺ] تم پر گواہ ہو جائیں۔

(البقرہ: 143)

- تکفیر کا مسئلہ اللہ اور اس کے رسول کے حق ہے، لہذا کافر وہی ہے جسے اللہ اور اس کا رسول کافر قرار دیتے۔
- کسی بھی شخص پر کفر کا حکم لگانے سے پہلے چاہئے کہ بغیر علم اللہ کی ذات پر بات نہ کرے کہ اندیشہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس میں بارگاہ غور و فکر کر لیا جائے، کیونکہ جس

کسی انسان پر کفر کا حکم لگایا جائے ، اس پر شریعت اسلامیہ میں موجود مرتد کے احکام کی تنفیذ ضروری ہو جاتی ہے جو کہ متفقہ طور پر حکومت کی ذمہ داری ہے اس فریضہ کو اگر کوئی اپنی ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے گا معاشرہ فساد اور تباہ بربادی کا شکار ہو گا اور یہ گز بھی اسلام کے حق میں نہیں ہے ۔

تکفیر کے مسئلہ میں اہل سنت و جماعت کا مستند کتاب و سنت پر اجماع ہے ۔

اہل سنت و جماعت کے مخالف فرقہ احوال و مقاصد کے اعتبار سے مختلف ہیں، چنانچہ ان میں سے کچھ کافر ہیں، کچھ فاسق، ظالم اور گمراہ ہیں، اور کچھ خطاکار ہیں، جن کی مغفرت کا امکان ہے، اس بات کی وضاحت میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ، امام ابن القیم، اور شیخ عبد الرحمان بن ناصر سعدی رحمہم اللہ کے اقوال پچھلے مضامین میں بیان کیے جا چکے ہیں ۔

شریعت اسلامیہ اہل قبلہ میں سے کسی پر بھی کفر کا حکم نہیں لگاتی، یہاں تک کہ اسے کھول کھول کر بتا دیا جائے، دلیل کے ساتھ حق کی راہ نمائی کر دی جائے، وضاحت کے بعد فاسد عقلوں منتشر ذہنوں میں ابھرنے والے شبہات زائل کر دیئے جائیں، چنانچہ اس کے بعد بھی اگر کوئی اپنی کفر پر بدستور مصر (اڑا) رہے تو پھر حکومت وقت اس کے لئے کامیاب علاج موجود ہے، اور وہ شریعت اسلامیہ میں مرتد کے احکام ہیں، اس سے توبہ کرائی جائے گی، اگر توبہ کر لے تو ٹھیک و گرنے اسے کفر و ارتداد کی سزا میں حکومت وقت قتل کا فیصلہ سنا دے گی ، حکومت کے علاوہ کسی کو بھی کوئی اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ حدود کے نفاذ کو اپنی ہاتھ میں لے اس سے معاشرہ میں مزید انارکی پھیلنے کا شدید اندیشہ ہو سکتا ہے ۔

دلیل و برہان کے ساتھ حق کی معرفت اور یہ کہ سابقہ دلائل کی روشنی میں نجات یافتہ جماعت ”اہل سنت و جماعت“ ہی ہے اور ان کے

علاوہ جو فرقہ بندی و حق پر ناپی بلکہ اپنی حالات کے اعتبار سے پی، جیسا کہ پوائنٹ 11 میں گزرا اس بات کا علم کہ حق و باطل کے مابین ستیزہ کاری ہمیشہ سے رہی ہے لیکن الحمد للہ غلبہ و سر بلندی اخیر میں حق کی ہی ہوتی ہے، باطل تو وہ مٹ جاتا ہے جب کہ حق ثابت و پائیدار ہوتا ہے کسی طرح نہیں گمگاتا

• شرعی منہج سے انحراف کی خطرناکی اور اس پر مرتب ہونے والے احکام کی معرفت

یہ تمام ایسی باتیں ہیں جنہیں یاد رکھنا اور ان کا خیال رکھنا ہر مسلمان کے لئے از حد ضروری ہے تا آنکہ ہم فتنہ و فساد سے محفوظ زندگی گزار سکیں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے اعمال کو قبولیت بخشے اور ان کو ہمارے لئے نفع بخش اور بابرکت بنائے، وہی اس کا مالک ہے اور اس پر قادر ہے آمین